سوال

(171)مرحوم کے ورثاء میں چار بھتیجے، دس بھتیجیاں اور ایک بھانجا میں تقسیم وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ حسن علی فوت ہوا اور ورثاء میں 4 بھتیجے 10 بھتیجیاں ایک بھانجہ چھوڑا اور فوت ہونے والے نے مرتے وقت ساری ملکیت کی وصیت صرف ایک بھتیجے کے نام پر کی۔ وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ فوت ہونے والے نے جو ملکیت چھوڑی ہے سب سے پہلے اس میں سے فوت ہونے والے کے کفن دفن کا خرچہ کیا جائے، دوسرے

نمبر پر اگر میت پر قرض تھا تو اسے ادا کیا جائے، تیسرے نمبر پر اگر میت نے کسی کے لیے وصیت کی تھی تو کل مال کے تیسرے حصے تک وصیت پوری کی جائے۔ مگر مذکورہ صورت میں بھتیجے کے نام کی جانے والی وصیت کو ادا نہیں کیا جائے گا کیونکہ بھتیجا میت کا وارث ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا: ((لاوصیة لوارث)) (مسند احمد ج ٤، ص ٨٦، رقم: ١٧٦٨٠.)

یعنی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔ لہذا اس قاعدے کے مطابق بھتیجے کو کی جانے والی وصیت میں سے بھتیجے کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

اس کے بعد فوت ہونے والے کی ساری ملکیت کو ایک روپیہ قرار دے کر مذکورہ ورثاء میں ترکہ اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

چاروں بھتیجوں کو ملکیت میں سے ہر ایک کو چار چار آنے دیے جائیں گے باقی میت کی دس بھتیجیاں اور بھانجہ محروم ہوں گے اس لیے ان کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

موجودہ اعشاری فیصد نظام میں یوں ہوگا

100

4 بھتیجے عصبہ 100 ہر بھتیجے کو 25،25

10 بھتیجیاں محروم

بھانجا محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر569

محدث فتویٰ